مجید امجد

(حالاتِ زندگی)

مجید امجد ۱۹۱۴ء میں گجرات میں پیدا ہوئے۔ اصل نام عبدالمجید چوہان تھا۔ عمر کا زیادہ حصہ لاہور میں گزارا۔ ابتدائی تعلیم گجرات ہی میں حاصل کی۔ پھر گورنمنٹ کالج جھنگ سے بی اے کا امتحان اعلیٰ درجے میں پاس کیا۔

آغاز دنوں میں لاہور کے چند اخبارات اور رسائل میں کام کیا۔ تقسیم ہند کے بعد کراچی چلے گئے اور وہاں سے پندرہ روزہ مزاحیہ رسالہ ''نمکدان'' نکالا؛ جو بہت مقبول ہوا۔ اس دوران میں اُردو ادبیات میں ترقی پسند تحریک اور جدید ادب کی تحریک دونوں راہ پا چکی تھیں۔ مگر ان کا طرۂ امتیاز یہ تھا۔ کہ وہ ان تحریکات کے انتہائی عروج کے زمانے میں بھی کسی تحریک سے براہِ راست اور عملی طور پر وابستہ نہ ہوئے۔ ہفتہ وار اخبار ''عروج'' جھنگ کے مدیر رہے۔

مطالعہ کا بے حد شوق تھا۔ اس لیے ہر شام بلاناغہ بزم فکروادب کی لائبریری میں جاتے تھے۔ رسائل اور کتب کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ مختلف اُردو اور فارسی لُغات کا مطالعہ بھی کرتے تھے۔ لفظوں کی ساخت اور معانی پر غور کرتے اور کوشش کرتے تھے؛ کہ نئے نئے الفاظ شاعری میں استعمال کیے جائیں اور اُن لفظوں کو نئے معانی عطا کیے جائیں۔

مجید امجد نے غزلیں اور نظمیں لکھیں۔ اُن کی غزلوں کی تعداد بہت کم ہے۔ البتہ نظمیں بہت زیادہ ہیں۔ اُنہوں نے نظم کے میدان میں کئی نئے تجربے کیے ہیں۔ اُنہوں نے نظم میں تمام کلاسیکی ہیئتوں کو استعمال کیا ہے۔ مگر ان میں جدید تقاضوں کے مطابق اہم تبدیلیاں بھی کی ہیں۔ اُنہوں نے آزاد نظموں کے علاوہ پابند نظمیں بھی لکھی ہیں۔

اُن کی نظموں میں موسیقیت کا عنصر نمایاں ہے۔ اُن کے کلام میں موضوعات کا تنوع، لب ولہجہ کا کھردراپن، نئی تراکیب اور بحریں پہلی نظر میں اجنبی سی لگتی ہیں؛ مگر آہستہ آہستہ مطالعہ کے بعد سمجھ میں آنے لگتی ہیں۔ مجید امجد کی شاعری کا یہی کمال ہے؛ کہ اُن کا اپنا علیحدہ رنگ، منفرد لب ولہجہ اور الگ قدریں ہیں۔ جو پڑھنے والے کے دل پر جادوئی اثر کرتی ہیں۔

اُن کی نظموں میں اپنے زمانے کا تہذیبی عذاب، تاریخ کے خوابیدہ اوراق، دل کش مناظر، جبر وتشدد، خوف کے مختلف روپ، فنا، بے ثباتی، غربت، بھوک، استحصال اور ظلم وستم کے مضامین ملتے ہیں۔ اس لیے اُن کے ہاں انسانی کرب، دُکھ اور درد شدید کیفیت کے ساتھ نمایاں ہوتا ہے۔ انہوں نے ۱۹۷۴ء میں ساہیوال میں وفات پائی۔

طلوعِ فرض

(مجید امجد)

مقاصدِ تدریس

۱۔ طلبہ کو نظم کے مختلف پہلو اور انداز بتانا۔ ۲۔ اُردو نظم گوئی میں مجید امجد کے منفرد اُسلوبِ سخن سے متعارف کروانا۔
۳۔ اُردو نظم گوئی میں مجید امجد کا مقام بتانا۔

خاص الفاظ و تراکیب: خاموش پنچھی ۔ جال بُننا ۔ فضائے زندگی ۔ بچشمِ تر ۔ شورانگیز ۔ فراٹے بھرنا
افتادگی ۔ متاعِ زیست ۔ نشیلا ۔ کڑوا کسیلا

سحر کے وقت دفتر کو رواں ہوں رواں ہوں ہمراہِ صد کارواں ہوں
کوئی خاموش پنچھی اپنے دل میں

اُمیدوں کے سنہرے جال بُن کے اُڑا جاتا ہے چگنے دانے دُنکے
فضائے زندگی کی آندھیوں سے

ہے ہر اِک کو بچشمِ تر گزرنا مجھے چل کر اُسے اُڑ کر گزرنا
وہ اِک اندھی بھکارن لڑکھڑاتی

کہ چوراہے کے کھمبے کو پکڑ لے صدا سے راہگیروں کو جکڑ لے
یہ پھیلا پھیلا میلا میلا دامن

یہ کاسہ یہ گلوئے شورانگیز میرا دفتر، میری مسلیں، میرا میز
چمکتی کار فراٹے سے گزری

غبارِ رہ نے لی کروٹ تو جاگا اُٹھا اِک دو قدم تک ساتھ بھاگا
پیاپے ٹھوکروں کا یہ تسلسل

یہی پرواز بھی افتادگی بھی متاعِ زیست اِس کی بھی، میری بھی

گلستاں میں کہیں بھونرے نے چوسا

گلوں کا رس شرابوں سا نشیلا کہیں گھونٹ اِک کڑوا اور کسیلا

کسی سڑتے ہوئے جوہڑ کے اندر

پڑا اِک رینگتے کیڑے کو پینا مگر مقصد وہی دو سانس جینا

سحر کے وقت دفتر کو رواں ہوں

رواں ہوں ہمراہ صد کارواں ہوں

(کلیاتِ مجید امجد)

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

الف) صبح کے وقت شاعر کس جانب رواں ہے؟

ب) اندھی بھکارن چوراہے پر کس مقصد کے لیے کھڑی ہے؟

ج) خاموش پنچھی دل میں اُمیدوں کے کونسے سنہرے جال بُن رہا ہے؟

د) چمکتی کار گزرنے کے بعد اپنے پیچھے کیا چھوڑتی ہے؟

ہ) گلستان میں بھونرا کیا چوستا ہے اور کیوں؟

و) جوہڑ کے اندر سے رینگتا کیڑا کیا حاصل کرنا چاہتا ہے؟

ز) بقول شاعر گلوں کے رس کا ذائقہ کیسا ہے؟

۲۔ نظم ''طلوعِ فرض'' کے مطابق درج ذیل میں سے دُرست جواب کا انتخاب کریں۔

الف) شاعر ''صبح سویرے'' جاتا ہے۔

i) بازار ii) دفتر

iii) مسجد iv) سیر کے لیے

ب) چوراہے کے کھمبے کو پکڑ رکھا ہے۔

i) بھکاری نے ii) بھکارن نے

iii) فقیر نے iv) پاگل نے

ج) نظم ''طلوعِ فرض'' فکر کے لحاظ سے ایک نظم ہے۔

i) علامتی ii) تجریدی

iii) طنزیہ iv) مزاحیہ

د) نظم ''طلوعِ فرض'' ہیت کے لحاظ سے ایک نظم ہے۔

i) نثری ii) آزاد

iii) پابند iv) معریٰ

ہ) شاعر کے ہمراہ صبح سویرے رواں ہے۔

i) صد کارواں ii) سینکڑوں

iii) بے تحاشا لوگ iv) بے شمار بچے

۳۔ نظم ''طلوعِ فرض'' کے مطابق دُرست الفاظ سے خالی جگہیں پُر کریں۔

الف) فضائے زندگی کی .... سے (آندھیوں ۔ طوفانوں)

ب) وہ ایک .... بھکارن لڑکھڑاتی (اندھی ۔ غریب)

ج) سحر کے وقت .... کو رواں ہوں (دفتر ۔ بازار)

د) ہے ہر اِک کو بچشم .... گزرنا (نم ۔ تر)

ہ) کوئی خاموش .... اپنے دل میں (پنچھی ۔ چڑیا)

۴۔ نظم ''طلوعِ فرض'' کے مطابق درج ذیل اشعار کو مکمل کریں۔

الف) کہ چوراہے کے کھمبے کو پکڑ لے

....

ب) سحر کے وقت دفتر کو رواں ہوں

....

ج) ....

اُٹھا اِک دو قدم تک ساتھ بھاگا

د) یہی پرواز بھی اُفتادگی بھی

....

ہ) پڑا اِک رینگتے کیڑے کو پینا

....

۵۔ اس نظم کا مرکزی خیال بیان کریں۔

۶۔ اس نظم میں شاعر کیا بیان کرنا چاہتا ہے اور کیوں؟

۷۔ اس نظم میں بیان کیے گئے خیالات سے آپ کس حد تک اتفاق یا اختلاف رکھتے ہیں اور کیوں؟

۸۔ اس نظم کا خلاصہ بیان کریں۔

سرگرمیاں

۱۔ اساتذہ کرام طلبہ سے روزمرہ زندگی میں زبان کو ابلاغ کے لیے استعمال کروائیں۔ تاکہ وہ ادبی مطالعے کو روزمرہ زندگی سے ہم آہنگ کرواسکیں۔

۲۔ کمرۂ جماعت میں مجید امجد کے کلیات سے چند اور نظمیں سنوائی جائیں۔

اشاراتِ تدریس

۱۔ اساتذہ کرام طلبہ کو مجید امجد کے منفرد اسلوب پر تفصیلی لیکچر دیں۔

۲۔ اُردو نظم گوئی میں مجید امجد کا مقام بتائیں۔

۳۔ مجید امجد کے کلام کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کریں۔